رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ایڈیٹر سید قاسم علی احمدی

فاروق

قادیان

قیمت چندہ

سرپرستان۔ معاونین۔ طلباء ۔۔۔ عہ

عنہ ۔۔۔ ف ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

انڈیا بائے بار محصول ڈاک ۔۔۔ ۔۔۔

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ صفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

(۲) ضیافت:۔ ۴ مئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مکرمی صوفی عبد القدیر صاحب بی اے اور صوفی عبد الغفور صاحب بی اے و مولوی غلام حسین صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد عبد اللہ صاحب اختر کی جو کہ تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند غیر ممالک میں زیر ہدایات حضرت صاحب تبلیغ کو جا رہے ہیں دعوت طعام سے عزت افزائی فرمائی جس میں دیگر خدام بھی مدعو تھے ۱۲ بجے بعد دوپہر قصر خلافت میں کھانا کھلایا۔ اور ان مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے لمبی دعا فرمائی۔

(۳) ۵ مئی بروز سوموار چاروں مجاہدین سلسلہ عالیہ تین سال کیلئے صبح ۹ بجے کی ٹرین سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر ان مخلص مجاہدوں کو الوداع کہنے کیلئے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تشریف لائے اور کثیر جماعت کیساتھ ملکر لمبی دعا فرمائی۔ اور پھولوں کے ہار پہنا مجاہدین کو بامان خدا کہکر رخصت کیا۔ حافظ حقیقی ان

(باقی صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

شانِ مسیحؑ

تیرے آنے سے جہاں میں نور کی پھیلی ضیا
منتظر جس کا زمانہ بھر تھا وہ مہدی ہے تو
تو مثیلِ ابنِ مریم اور ہے ظلِ نبیؐ
تھے عیاں تجھ میں رسول اللہؐ کے اوصاف سب
ذکرِ خالق تھا تری تحریر میں تقریر میں
تیرے چہرے سے عیاں تھی حسنِ احمدؐ کی جھلک
ساری قوموں کو بتائی تو نے اک راہِ نجات
دشمنانِ دین بھی کہنے پہ یہ مجبور ہیں
"کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت" پر ایمان رکھ
احمدیت کا جہاں میں چار سو ڈنکا بجے

تُو نے آکر ایک عالم کو منور کر دیا
تجھ کو خالق نے نبی کا رتبۂ اعلےٰ دیا
تُو نے دی آکر ہے روحانی مریضوں کو شفاء
جس نے تجھ کو پالیا بس مصطفےٰؐ کو پالیا
تو مئے عشقِ رسول اللہؐ میں سرشار تھا
جس نے دیکھا بس رُخِ انور وہی شیدا ہوا
از سرِ نو مذہبِ اسلام زندہ کر دیا
تھا تری رفتار میں گفتار میں جادو بھرا
یہ سبق اپنی جماعت کو دیا اور چل دیا ..... ؎ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎
بارگاہِ ایزدی میں ہے یہی احسنؔ دعاء

(احسن صدیقی طالب علم گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق میں مفتی محمد صادق صاحب بی اے بی ٹی کی تکلیف دہ رخصت کے بعد خاکسار کو مورخہ ۱۵ اپریل سے ۱۵ مئی تک رخصت دی گئی ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار کے فرائض کو مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر ایم اے ادا کریں گے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار

سلور جوبلی کی تقریب

پر

قادیان میں احمدیہ جماعت کے جلسے

اور

ملک معظم قیصر ہند کے لئے دُعاء

۶ مئی سے ۱۲ مئی تک وہ مبارک تقریب اور خوشی کے دن ہیں۔ جبکہ ہمارے بادشاہ ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہٗ کی ۲۵ سالہ جوبلی پر ملک کے وفادار اور خیر خواہ سرکار طبقہ کی طرف سے ہر شہر و قصبہ میں خوشی اور مسرت کا اظہار ہو رہا ہے۔ اسی مبارک موقعہ پر جماعت احمدیہ قادیان نے بھی شاندار جلسے کئے اور غرباء کو کھانا کھلایا۔ اور ملک معظم سے وفاداری کے وعظ و لکچر کئے۔ کھیلوں سے دلکش نظارہ پیدا کیا۔ پہلوانوں کی کشتیوں کا دنگل ہوا۔ مستورات نے خوشی منائی۔ اور رات کو چراغان اور دعائیں کی گئیں۔ اس تقریب پر ہم پر نہایت اخلاص اور مسرت و دلی جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جس کے قبضہ و اختیار میں زمین و آسمان کی حکومت ہے، اپنے پیارے قیصر ہند و ملکہ معظمہ کے لئے حسب ذیل دعا کرتے ہیں۔

سب احباب اس پر آمین کہیں۔

ہماری دعاء

اول ہم جناب ملک معظم قیصر ہند کے احسانات کو یاد کر کے انکی سلور جبلی کی تقریب پر اس رب العزت مالک زمین و آسمان کا شکر کرتے ہیں۔ جس نے محض لطف و احسان سے ایک لمبے زمانہ تک ایسے محسن بادشاہ معظم کے زیر سایہ ہمیں ہر ایک طرح کے امن سے رکھا۔ جس سے ہماری جان و مال و آبرو جابروں اور ظالموں کے حملہ سے محفوظ رہی۔ اور ہم تمام تر آزادی سے خوشی اور راحت کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔

اس کے بعد ہم بغرض ادائے فرض شکر گذاری جناب ملک معظم و ملکہ معظمہ کے لئے جناب الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے ان کی سلطنت میں امن پایا۔ اور ان کے زیر سایہ رہ کر ہر ایک شریر کی شرارت سے محفوظ رہے۔ اُسی طرح خدا تعالیٰ جناب ممدوح کو بھی جزاء خیر بخشے اور انکو ہر ایک بلا اور صدمہ سے محفوظ رکھے! اور اقبال و کامیابی میں ترقیات عطاء فرمائے اور اِن سب مرادوں اور اقبالوں اور خوشیوں کے ساتھ ایسا فضل کرے کہ انسان پرستی سے ان کے دِل کو چھوڑا دیوے۔

حضرات! کیا آپ خدا کی قدرت سے تعجب کرتے ہیں۔ اور اس امر کو بعید سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک معظم قیصر ہند کے دین اور دنیا دونوں پر فضل ہو جائے؟ خدا تعالیٰ کے حضور یہ کوئی مشکل نہیں۔ اس قادر مطلق کی عظمتوں پر کامل ایمان لاؤ جس نے وسیع آسمانوں کو بنایا۔ اور زمین کو ہمارے لئے بچھایا۔ اور سورج و چاند دو چمکتے ہوئے چراغ ہمارے آگے رکھ دیئے۔ پس دلی جوش و محبت سے ہم سچے دل اور پوری امید کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ کہ

اے قادر توانا جس نے اپنی حکمت اور مصلحت سے اس محسن ملک معظم کے زیر سایہ ایک لمبا حصہ ہماری زندگی کا بسر کرایا اور اس کے ذریعہ سے ہمیں صدہا آفتوں سے بچایا۔ اس کو بھی ہر آفت سے بچا کہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے قادر توانا! جیسا کہ ہم اس کے زیر سایہ رہ کر کئی صدموں سے بچائے گئے اس کو بھی ہر صدمہ سے بچا۔ کہ سچی بادشاہی اور قدرت اور حکومت تیری ہی ہے۔

اے قادر توانا! ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کر کے ایک اور دعا کے لئے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں۔ کہ ہمارے محسن ملک معظم و ملکہ مکرمہ کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے نکال کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر اوس کا خاتمہ فرما۔ اے عجیب قدرتوں والے۔ اے عمیق تصرفوں والے خدا ایسا ہی کر۔ کیونکہ بادشاہوں کے دِل بھی تیرے دست قدرت سے باہر نہیں۔ اے خدا ہماری یہ سب دعائیں قبول فرما۔ سب دوست کہیں۔ آمین آمین آمین

چودھری ظفر اللہ خانصاحب کا لیکچر!

چودھری صاحب کا احمدیت پر لیکچر جسے احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن نے چھپوایا تھا۔ بالکل ختم ہو گیا ہے۔ اس کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ جن کی تعمیل سے ہم قاصر ہیں۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر سکرٹری احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو انشاء اللہ ماہ جولائی میں شائع کر دیا جائیگا۔ اگر زیادہ مانگ ہوئی تو انگریزی ایڈیشن بھی دوبارہ شائع کر دیا جائیگا۔

(عبدالمجید کارکن احمدیہ ہوسٹل لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ؛ قادیان دارالامان مورخہ ۷ رمئی ۱۹۳۵ء ؛ نمبر ۵

کلام الامام امام الکلام

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے۔ کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک انکا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں۔ جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایہ پناہ کے نیچے لے لیا۔ جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو کہ عیسائی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں۔ نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں۔ بلکہ میں انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں۔ کہ اس گورنمنٹ کی شکر گذاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچائے جاتے ہیں اور اسکے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گذار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی ہے۔ کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے انگریزی سلطنت تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے۔ اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے۔ تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کریگی۔ اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔ کچھ بہت دن نہیں گذرے۔ کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت میں میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا۔ کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے۔ اس لئے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا۔ بلکہ مجھے اجازت دی۔ کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والوں پر سزا دلوانے کے لئے نالش کرو۔ سو اس نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں اور یاد رکھو کہ مسلمانوں میں جو جہاد کا مسئلہ ہے میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے۔ جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا نے معجزات دکھلائے اور دکھلا رہا ہے۔ ایسے دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھ حملہ کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دیں سو جنہوں نے تلواریں اٹھائیں۔ وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ سو وہ جنگ صرف دفاعی جنگ تھے۔ اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئیگا۔ اور عیسائی بادشاہوں کو گرفتار کریگا۔ یہ محض بناوٹی مسائل ہیں۔ جن سے ہمارے مخالف مسلمانوں کے دل سیاہ اور سخت ہو گئے ہیں۔ اور جن کے ایسے عقیدے ہیں۔ وہ خطرناک انسان ہیں۔ اور ایسے عقیدے کسی زمانہ میں جاہلوں کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں بلکہ ضرور ہوں گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدوں سے رہائی پاویں۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ جس میں انسانی ہمدردی نہیں۔ خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔ کہ زمین پر رحم کرو۔ تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے۔ (۷ رمئی ۱۹۰۷ء)

(خاکسار: مرزا غلام احمد۔ مسیح موعود)

تصحیح گذشتہ فاروق میں خالصہ مشن والے مضمون میں صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۲ میں جنم ساکھی کی تاریخ تالیف سمت ۱۵۹۷ کی بجائے غلطی سے سمت ۱۵۹۶ بکرمی لکھی گئی ہے۔ اس کی درستی کر لیں۔

(گیانی واحد حسین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن

سکھ صاحبان کی مذہبی کتابوں میں تحریف

نمبر ۲

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی مبلغ)

ثبوت نمبر ۶۔ جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ نول کشور و مطبوعہ مفید عام پریس میں گورو بابا نانک صاحب مندرجہ ذیل ایک پیشگوئی فرماتے ہیں:۔

"فیر مردانے کہیا گورو جی کیر بھگت جیہا کوئی ہور بھی ہویا ہے۔ سری گورو نانک جی آکھیا مردانیاں ایک جٹیٹا ہوسی پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔ تاں مردانے کہیا گورو جی تساڈے نالوں ودھ ہوسی کے تساڈے جیہا ہوسی تاں گورو جی نے کہیا مردانیاں اساڈی آن ایس واسطے نہ رکھی کہ اساں توں گورو پورا لیا ہے تاں مردانے کہیا گورو جی کیڑی تھائیں اور کیڑے ملک وچ ہو ویگا۔ تاں گورو جی کہیا مردانیاں وڈالے دے پرگنے وچ ہوسی۔ سن مردانہ نرنکار دے بھگت سب اکو روپ ہندے ہیں۔ پر اوہ کیر بھگت نالوں وڈا ہوسی۔" (جنم ساکھی بالا صفحہ ۲۵۱)

یہ ایک بابا نانک صاحب کی پیشگوئی تھی۔ کہ ایک خدا کا برگزیدہ تحصیل بٹالہ میں مبعوث ہوگا۔ اور وہ بھگت کبیر جی سے بھی بڑا ہوگا۔ چنانچہ اس کے مطابق تحصیل بٹالہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب کرشن ثانی کو خلق اللہ کی ہدائت کے لیے مبعوث فرمایا۔ جب اس پیشگوئی کو سکھ حضرات کے سامنے پیش کر کے دعوت حق دی گئی۔ تو انہوں نے بجائے اس کے کہ اس پیارے کو قبول کر کے جنم سپھل کرتے یا اس کا کوئی معقول جواب دیتے۔ اس پیشگوئی کو ہی جنم ساکھی سے نکال دیا چنانچہ "گورو خالصہ پریس" کی شائع شدہ جنم ساکھی بالا سے یہ پیشگوئی ہی غائب ہے۔ جو سکھ صاحبان کی تازہ دیانتداری کا نمونہ ہے۔ نیز اور بھی نئے ایڈیشنوں سے اس پیشگوئی کو نکالدیا ہے۔ اور حاشیہ میں یہ لکھ کر جان چھڑانے کی ناکام کوشش کی ہے کہ یہ پیشگوئی بابا ہنڈال جٹ کے چیلوں نے اپنے گورو کو سچا ثابت کرنے کے لئے جنم ساکھی میں ملا دی تھی۔ سو اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ یہ بھی تحریف کا اپنی زبان سے اقرار ہے۔ خواہ کسی نے بقول سکھ صاحبان ملائی۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی سے ہنڈالیوں کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ بابا ہنڈال بٹالہ کے پرگنہ کا رہنے والا نہیں تھا۔ بلکہ وہ جنڈیالہ ضلع امرتسر کا رہنے والا تھا۔ دیکھو تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ۔ اگر یہ پیشگوئی ہنڈال کے مریدوں نے ملا ہوتی۔ تو آنے والے بھگت کا مقام پرگنہ بٹالہ نہ لکھتے۔ بلکہ ان کو جنڈیالہ ضلع امرتسر لکھنا چاہیئے تھا۔ پھر اسی جنم ساکھی میں اس بھگت کے متعلق تفصیل سے بتایا ہے کہ مسلمان ہوگا چنانچہ اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

ثبوت نمبر ۷۔ گورو صاحب فرماتے ہیں:۔

"اُنہاندے باب ایہ ہو ویگا۔ سو منیکا نہیں اور اک جو بندا صاحب دا اُٹھیگا۔ تیس کا نام رسد ہو ویگا۔ سو گرو کے حکم سے اُٹھیگا پر جامہ اُس کا مسلمان دا ہو ویگا۔ اُس نوں اپنی بندگی بخشیں گے۔"

(جنم ساکھی بالا صفحہ ۵۲ مطبوعہ مفید عام پریس)

یہ پیشگوئی اُس بٹالہ کے پرگنہ والے بھگت کی تفسیر کرتی ہے۔ اگر یہ ہنڈال کے مریدوں نے ملائی ہوتی۔ تو یہ کبھی نہ لکھتے کہ وہ بھگت مسلمان ہوگا۔ یہ بیچارے ہنڈالیوں پر سراسر بہتان ہے۔ "گورو خالصہ پریس" کی شائع شدہ جنم ساکھی بالا میں اس کا نام رسد ہوگا۔ یعنے اس کا نام پہنچا ہوا ہوگا۔ رسد کی جگہ بیراگی لکھ دیا ہے۔ "اور جامہ اس کا مسلمان کا ہوگا" والی ساری سطر ہی غائب ہے۔ کیا ان لوگوں پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے دیانتداروں نے گرنتھ صاحب کے ساتھ خیر گذاری ہوگی۔

ثبوت نمبر ۸۔ جنم ساکھی بھائی بالا کے متعلق گیان رتنا ولی بابا منی سنگھ میں اس طرح مرقوم ہے

"اِک سمے بھائی منی سنگھ جی کے پاس سکھاں نے بنیتی کیتی کہ گوشٹ جنم ساکھی پہلی پاتشاہی دی جو ہے۔ اس دے وچہ چھوٹے میل والیاں نے کئی جگتاں اَن بن دیاں پائے دتیاں ہیں۔ جس نوں سُن کے سکھاندا صدق گورو دلوں گھٹ جاندا ہے جیسے دودھ میں پانی رلائے دیتے تے ہنس اُس نوں بھن بھن کر لیندا ہے۔ تیسے تسیں مہاں ہنس ہو کر پا کے گورو کے بچن تے مینیاں[1] کے بچن بھن بھن کر دیو تاں بھائی منی سنگھ جی نے بچن کیتا کہ جس سمے پنجویں پانشاہ نے سری گورو گرنتھ صاحب جی دی مریادہ کیتی ہے تس سمے سکھاں اوداس کیتی جو گوشٹ دی مریادہ کوئی نہیں ہوئی۔ مت پنجاں میلاں والے جنم ساکھی وچہ جگتاں پائے کے سکھاں نوں بھرمائے دیندے ہوں۔ تاں بھائی گرداس جی نوں بچن ہویا کہ تساں جنم ساکھی دی اک وار کرنی۔"

معزز ناظرین! بھائی منی سنگھ صاحب کے سامنے سکھوں نے عرض کی کہ جنم ساکھی جو بابا نانک صاحب کی ہے۔ اس میں چھوٹے میل والوں یعنی مینے وغیرہ جو سکھوں کے مخالف تھے انہوں نے کئی باتیں ملا دی ہیں۔ جن کو سنکر سکھوں کا صدق کم ہو جاتا ہے

---

[1] اس سے مراد گورو رام داس صاحب کے بڑے صاحبزادے پرتھی۔ مل وغیرہ ہیں۔ جن کی اولاد اور مریدوں سے میل جول سکھوں کو منع ہے منیا کے معنے ہیں کپٹی ٹھگ وغیرہ۔ بھائی گرداس سے مراد بھائی گرداس جی ہیں جو ۲۶ فروری ۱۶۳۷ء میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس طرح دودھ میں پانی ملا ہو تو ہنس اس کو الگ کر لیتا ہے۔ اسی طرح آپ بڑے ہنس ہو مہربانی کر کے گورو کے اقوال اور میتوں کے قول الگ الگ کر دو۔ تب بھائی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جس وقت گورو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب کی رسم ادا کی تبھی سکھوں نے عرض کی تھی۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ لوگ جنم ساکھی میں تحریف کر کے سکھوں کو ورغلا لیں۔ تب بھائی گرداس کو واریں بنانے کا حکم ہوا۔ دیکھو! اس عبارت کی موجودگی میں جنم ساکھی کی تحریف کا کس طرح انکار ہو سکتا ہے۔ اور سری گورو گرنتھ صاحب بھی انہیں لوگوں کے قبضہ میں تھا۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ان لوگوں نے اس میں تغیر و تبدل نہ کیا ہو۔

ثبوت نمبر ۹۔ بابا منی سنگھ صاحب کے بعد سمت ۱۸۸۰ بکرمی میں بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے کتاب "نانک پرکاش" تصنیف کی اس میں آپ جنم ساکھی بھائی بالا کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں ؎

جب بیگنٹھ انگد گور گئے — امرداس گور ہوت بھئے
بہو سکھن کو کیں اُدھارا — دھرم مارگ بھوئے وارا
امرداس گور نے پسچاتا، — رام داس بھئے بھو بھیجاتا
تن ہد در سکھ بھئو ہنڈالا — تاں پر گورو بہت کرپالا

تہہ کی سنتت کے دکھے اک ساکت بھاینچ
سری نانک اتہاس کو آدا تہہ کر بیچ

گورو انگد جی جو لکھوائی — وہ تہہ لکھی رہی اک بھائی
اِک کبیر بنسی مل تاہی — سو پوتھی پڑھ گن من ماہی
کر کورم اَن سود بنائی — آپن بڈھن کی کیرت پائی
پورب پوتھی ہتی جو سوئی — دئی بپاسہ بیچ ڈبوئی
پنے چھیدے دی بھائی — جو سری گورو انگد لکھوائی
جو ساکت کی بہی کو ساکھی — کھیر نیچ سو جانو ماکھی
کاڈے ماکھی دیکھے جو اُڈ — پیوے پائے مُشٹ سکھ ہو اُڈ

(نانک پرکاش پورباردھ ادھیائے ۳۷)

ان اشعار کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ سری گورو رام داس صاحب کی خدمت میں ہنڈال نامی ایک سکھ رہا کرتا تھا۔ جس پر گورو صاحب بہت مہربان تھے۔ ایک کبیر پنتھی شخص نے ایک جنم ساکھی تصنیف کی اس میں اپنے بزرگوں کی بڑائی کے لئے بہت کچھ درج کر دیا۔ اور اصل جنم ساکھی بالا جو سری گورو انگد صاحب کے حضور لکھی گئی تھی۔ کو دریائے بیاس میں جل پرواہ کر دیا۔ اب وہ جنم ساکھی ایسی ہے جیسی دودھ میں مکھی۔ ناظرین غور فرماتے جائیں۔ کہ جن لوگوں کی یہ حالت ہو جن کی ہر ایک کتاب میں تحریف ہو۔ وہ گرنتھ صاحب کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس مضمون پر اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن بوجہ طوالت کے اسی پر اکتفا کرتا ہوا دوسری کتابوں کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

واراں بھائی گُرداس جی میں تحریف

بھائی گُرداس جی بی بی بھانی جی والدہ سری گورو ارجن صاحب کے قریبی بھائی اور گورو ارجن صاحب کے ماموں تھے۔ آپ سمت ۱۶۳۶ میں چوتھے گورو سری گورو رام داس صاحب کے مرید بنے اور گورو ارجن صاحب کے حکم سے آپ نے واریں تصنیف کیں۔ آپ کی کلام کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

گور بانی دی کنجی بانی :: جو بھائی لرداس دکھانی

کہ یہ بانی یعنے بھائی گرداس کی واریں سری گورو گرنتھ صاحب کی چابی ہیں۔ ان میں بھی تحریف ہو گئی ہے۔ دیکھو پروفیسر تیجا سنگھ صاحب ایم۔ اے خالصہ کالج امرتسر اپنے رسالہ "سری گورو گرنتھ صاحب دے گورمکھ بھگتاں نال لگاں ماتراں دے گجے بھید" کی بھومکا میں اس طرح لکھتے ہیں۔

"پر چونکہ انہاندی (بھائی گرداس کی) بانی ساڈے تک اوس سنبھال نال نہیں پہنچی۔ جس نال سری گورو گرنتھ صاحب جی دی بانی پہنچی ہے۔ اس لئی اوس وچ اولا بدلی ہو گئی ہے۔ لگاں ماتراں دے لحاظ نال دسم پاتشاہ جی دی بانی دا بھی ایہو حال ہے۔"

اس جگہ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بھائی گرداس جی کی بانی چونکہ حفاظت سے ہم تک نہیں پہنچی۔ اس لئے اس میں تغیر و تبدل ہو گیا ہے۔ اور آدگرنتھ صاحب کے اصول کے مطابق درست نہیں ملتی۔ اور اعراب کے لحاظ سے تو دسم گرنتھ کی بھی یہی حالت ہے۔ پس وہ لوگ جن کی ہر ایک کتاب تحریف شدہ ہو وہ گرنتھ صاحب کو بالکل محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ پھر اس کتاب یعنی واراں بھائی گرداس میں ۲۰ واریں جعلی ہیں۔ چنانچہ جو واریں بھائی ہیرا سنگھ صاحب امرتسر نے گورو خالصہ پریس میں چھپوا کر شائع کیں ہیں۔ اُس کے آخر میں لکھا ہے :-

"پر تھم ۳۹ واراں بھائی گرداس بھلے جی دیاں کرت ہن اُپرنت چالیہویں وار ہور کیسے بدھوان دی کرت ہے۔ اتے چھیکڑلی وار ہور بھائی گُرداس ہوریاں دی کرت ہے۔ (واراں بھائی گُرداس صفحہ ۳۵ مطبوعہ گورو خالصہ پریس امرتسر)

مطلب۔ پہلی ۳۹ واریں بھائی گُرداس جی جو گورو ارجن صاحب کے ماموں تھے۔ ان کی ہیں۔ اور چالیسویں وار اور کسی گیانی کی بنائی ہوئی ہے۔ اور آخری وار ایک اور بھائی گرداس گذرا ہے اس کی تصنیف ہے۔ ناظرین غور فرمادیں بھائی گورداس جی کی بانی کے ساتھ اس نام کے دو شخصوں کی کلام کا درج کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی نیت بھائی صاحب کی کلام کے متعلق نیک نہ تھی۔ انہوں نے کیسی صفائی سے اس میں ملاوٹ کی۔ دوسرا گرداس جس نے چالیسویں وار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصنیف کی اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ صاحب دسویں گورو سرگورو گوبند سنگھ صاحب کے ۵۲ شاعروں میں سے ایک ہیں۔ اور اکتالیسویں وار کسی اور بھائی گرداس کی تصنیف ہے۔ جو گورو گوبند سنگھ صاحب کے بعد لکھی گئی۔ اور یہ صاحب دیوی کے اُپاسک تھے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ بھائی گورداس جی بھلے کے ۷۰ یا ۸۰ برس بعد کی تصنیف شدہ واروں کو ان کی بانی کے ساتھ کیوں درج کر دیا گیا؟

اِن واقعات اور حالات کی موجودگی میں کیسے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ان لوگوں نے سری گورو گرنتھ صاحب سے خیر گذاری ہوگی۔ اور ایسے دیانت داروں کے ہاتھ میں گرنتھ صاحب کا ہونا خالی از خطرہ نہیں ہو سکتا۔ ضروری ہے۔ کہ اس میں بھی ان بزرگوں نے دست درازی کی ہو۔ (باقیدارد)

فاروق ایک سال کیلئے رعایتی قیمت میں

ایک ہمدرد اور فاروق کے شیدائی نے مبلغ پچیس روپے فاروق کی امداد میں اس شرط پر عطا کئے ہیں کہ ۲۵ اخبار ایسے شائقین مگر غریب احمدیوں کے نام بجائے چار روپیہ سالانہ چندہ کے تین تین روپیہ رعایتی قیمت پر جاری کئے جاویں۔ جو فاروق کے خواہاں ہوں۔ مگر بوجہ مالی کمزوری چار روپیہ ادا نہ کر سکتے ہوں۔ اس لئے میں ناظرین فاروق کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جو ایسے دوست فاروق کو ایک سال کے لئے خریدنا چاہیں وہ صرف تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر دفتر فاروق میں ارسال کر دیں۔ ان کو ایک سال تک اس رعایتی چندہ میں فاروق ہفتہ وار ملتا رہے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایسے خریدار جدید ہوں۔ سابقہ خریداروں میں سے کوئی صاحب درخواست نہ کریں۔ تین روپیہ وصول ہوتے ہی انکے نام اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں تو وی پی کی اجازت دیں جو تین روپیہ پانچ آنہ کا معہ خرچ ڈاک وی پی ارسال ہوگا۔ یہ قیمت رعایتی بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔ (مینجر فاروق)

ثنائی مشن

بہاء اللہ اور ثناء اللہ

(۲)

ناظرین کرام! ماہ جنوری سے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک مضمون قسط وار "بہائی دعویٰ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ (جن میں سے ایک قسط کا جواب آپ اس سے قبل ملاحظہ فرما چکے ہیں) جو مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کی جودت طبع کا نتیجہ ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان مضامین کا صرف عنوان ہی بہائیت سے تعلق رکھتا ہے۔ وِالّا یہ تمام کا تمام سلسلہ مضامین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہے۔ جس کی تمام تر وجہ یہی ہے۔ کہ مولوی صاحب کو بہائی مذہب کے متعلق کوئی تحقیق ہی نہیں۔ اور نہ ہی انہیں یہ علم ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ کیا تھا جس کا ثبوت مولوی صاحب کی پہلی قسط "بہاء اللہ کا دعویٰ رسالت" سے ملتا ہے۔ کیونکہ بہاء اللہ نے کبھی دعویٰ رسالت نہیں کیا۔ بلکہ اس کا دعویٰ تو دعویٰ الوہیت تھا۔ پس جسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا اصلی دعویٰ کیا تھا۔ اس کی مضمون نگاری کی حقیقت معلوم۔

اور یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام مضامین کی بنیاد "رسالہ بہائی میگزین" پر رکھی گئی ہے۔ جو نہ بہاء اللہ کی کوئی تصنیف ہے۔ اور نہ ہی اس کے کسی خلیفہ کی۔ بلکہ ایک ماہوار رسالہ ہے۔ جو دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ پس اندریں حالات مولوی صاحب کی تحقیق کی حقیقت اور بھی منکشف ہو جاتی ہے۔

ناظرین کرام! آپ حیران ہونگے کہ بہاء اللہ کے خلاف لکھتے ہوئے مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کس طرح لکھتے ہیں۔ سو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنے اس تقویٰ اور طہارت سے مجبور ہیں۔ جو اپنے حلفی بیان میں بمقدمہ کرم دین بعدالت گورداسپور دے چکے ہیں۔ اس لئے اُس تقویٰ کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

اب میں مولوی صاحب کے ان تمام اعتراضات کا جو انہوں نے حضرت اقدسؑ کی ذات پر ان مضامین کے سلسلہ میں کئے ہیں۔ جواب لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

اعتراض اول۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"ہماری تحقیق یہ ہے۔ کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی (بہاء اللہ) سے مستفیض تھے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں ثابت کر دکھایا ہے (بالکل غلط۔ صرف کتاب فروخت کرنا مقصد ہے۔ محمد شریف)

اِن دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالاتفاق پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں۔ (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی (علیہ السلام) کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا۔ اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے۔ وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے۔ اور آسمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لیکر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ تو اسقدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲۔ الحدیث ۱۵ جنوری ۳۵ء صفحہ ۳)

پھر آگے چل کر لکھا ہے۔

"ہم دونوں جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے متبوع کے متعلق انبیاء سابقین کی پیشگوئیاں مستقل رسالہ کی صورت میں شائع کر دیں تاکہ حق و باطل میں امتیاز ہو سکے۔"

(الحدیث صفحہ ۳ حاشیہ)

الجواب۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہاء اللہ سے مستفیض تھے آپ جیسے عقلمندوں نے اس سے قبل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا ہی ناپاک الزام لگایا ہے۔ اور تمہاری طرح ہی اس کا نام و پتہ بھی درج کیا ہے۔ چنانچہ عیسائی مصنف "میزان الحق" لکھتا ہے:۔

"لیکن جو شخص کہ کتب عہد عتیق و جدید سے خبر رکھتا ہوگا۔ اسے فوراً معلوم ہو جائیگا کہ محمدؐ نے یہ باتیں اور یہ حکم (قرآن مجید ناقل) کہاں سے حاصل کئے ہیں۔ یعنے اس پر کھل جائیگا۔ کہ کتب مقدسہ سے نقل کر لئے ہیں۔ اور ہر چند کہ خود محمدؐ توریت و انجیل نہیں پڑھا تھا۔ لیکن اس کے زمانہ میں عربستان کے درمیان مسیحی اور یہودی بہت تھے۔ اور کتاب سیرۃ الرسل اور انسان العیون سے معلوم ہوتا ہے کہ ورقہ بھی جو خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا پہلے اس نے یہودی مذہب قبول کیا۔ پھر مسیحی ہو گیا۔ اور وہ محمدؐ کے دعویٰ رسالت کرنے سے چند روز پہلے مر گیا۔ اور پھر شام کی ولایت کے لوگ بالکل مسیحی تھے اور محمد بھی ادعائے نبوت سے پہلے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ اور پھر آپ اکیلا کئی بار تجارت کے ارادہ سے ولایت شام کو گیا تھا۔ پس محمدؐ کو ہر ایک طرح سے فرصت اور موقع تھا۔ کہ چلتے پھرتے وقت مسیحوں اور یہودیوں کے ساتھ ان کی کتب اور ان کے مذہب کی بابت بات چیت کرے۔ سو اس ذریعہ سے محمدؐ کو ان لوگوں کے مذہب اور کتب کے مضامین سے اسی قدر آگاہی ہوئی جتنا انہوں نے محمدؐ کے آگے نقل اور بیان کیا۔ اور جبکہ محمدؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو وہی کچھ جو سنا تھا۔ اور اپنی طبیعت کے موافق پسند کیا اور یاد رکھا تھا۔ قرآن میں داخل کر دیا۔ (یہ ہے مولوی صاحب آپ کے سارے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" کا مکمل جواب محمد شریف) پس انجیل کی وے تعلیمات جسے اس نے اپنی عقل و طبیعت کے موافق نہ دیکھا۔ قرآن میں بیان نہ کیا۔ چنانچہ خبر نہ دی۔ کہ مسیح خدا کا بیٹا اور الوہیت کے مرتبہ میں ہے۔ .....

اور ازانجاکہ یہودیوں اور مسیحیوں نے انجیل اور توریت کی بعض حکائتیں محمدؐ سے صحت کے ساتھ نقل نہ کی تھیں۔ یا اگر صحت کے ساتھ نقل کی تھیں تو محمدؐ کو صحیح یاد نہ رہی تھیں۔ اس سبب سے سہو میں پڑ گیا۔ اور وے حکائتیں بعینہٖ اور صحیح صحیح طور پر قرآن میں نقل نہ ہوئیں۔ اور قرآن میں ایسی حکایتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ جو اسی زمانہ میں جعلی حدیثوں کے طور پر یہودیوں اور مسیحیوں کے درمیان مشہور ہو رہی تھیں۔ (حدیث مہدی کے زمانہ میں ۱۳ اور ۲۸ کو رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن کو بھی اب اسی طرح جعلی بتایا جاتا ہے۔ محمد شریف)

لیکن توریت و انجیل میں کہیں بھی نہ تھیں۔"

(میزان الحق صفحہ ۲۰۵ و ۲۰۶۔ باب ۳ فصل ۳ ایڈیشن اول)

مولوی صاحب کیا عیسائیوں کا یہ افترا و بہتان درست اور صحیح ہے۔ جو آپ کے بہتان کو بھی صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ پس جس طرح اس نے سرور کائناتؐ کے خلاف خامہ فرسائی کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح آپ نے بھی اس کے مسیح موعودؑ کے خلاف خامہ فرسائی کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ تشابهت قلوبكم فتوبوا الى الله۔

علاوہ ازیں مولوی صاحب آپ نے یہ دعویٰ نوٹ کر دیا۔ کہ بہاء اللہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مستفیض ہیں۔ لیکن کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ استفاضہ کس قسم کا تھا۔ بہاء اللہ دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

میں خدا ہوں اور معبود ہوں۔
شریعت اسلامیہ منسوخ۔
نمازیں تین۔ روزے ۱۹۔ حج عکا۔
سود لینا جائز۔ پردہ کا حکم منسوخ۔
گانے بجانے کی کھلی اجازت۔ زنا کی سزا ۹ مثقال سونا۔
دو سے زیادہ عورتیں حرام۔
ماں کے سوا سب سے نکاح جائز۔
تین طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے۔ وغیرہ ذالک۔

لیکن اس کے برخلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعویٰ کرتے ہیں۔

میں اللہ کا ایک بندہ تمہاری اصلاح کیلئے مبعوث۔ مسیح موعود مہدی معہود۔ خدا کا نبی اور امتی نبی۔ شریعت اسلامیہ مکمل۔ جو اس کا ایک نقطہ یا شوشہ بھی منسوخ سمجھے وہ میری جماعت سے نہیں۔ میں شریعت اسلامیہ پر لوگوں کو چلانے آیا ہوں۔ میری کوئی تعلیم خلاف اسلام نہیں وغیرہ۔

پس مولوی صاحب اس قدر فرق اور بین فرق زمین و آسمان جتنا فرق ہوتے ہوئے آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بہاء اللہ سے مستفیض تھے۔ صریح ظلم۔ جھوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھوکا۔ اور فریب نہیں! یقیناً ہے۔ لیکن کیوں؟ اِس لئے کہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے اس کام کے لئے یہ مان کر کہ

"خدا تعالےٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مُہلت میں اور بھی بُرے کام کرلیں" مُہلت حاصل کی ہوئی ہے۔ اور اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

باقی رہا موعود کل انبیاء ہونا۔ اس کے متعلق آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مستقل رسالہ لکھ کر شائع کر دیا جائے۔

مولوی صاحب آپ تو قادیانی لٹریچر کے حافظ ہونے کا دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں ان پیشگوئیوں کو درج فرمایا ہے۔ اور ریویو آف ریلیجنز میں آج سے قبل دو دفعہ "مصلح آخر الزمان" اور "مصلح دور آخر" کے عنوان سے یکجائی طور پر ان تمام پیشگوئیوں کو جمع کر کے شائع کر دیا ہے۔ پس جب یہ رسالہ جات اور کتب مطبوعہ موجود ہیں۔ تو آپ کا مطالبہ چہ معنی دارد۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اب "قادیانی لٹریچر" سے بحکم آیت ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق اور لکیلا یعلم بعد علمٍ شیئًا درحقیقت حافظ ہو چکے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب آپ "قادیانی مشن" کے ماتحت "غلام محمد مصلح موعود لاہوری" کی تحریرات درج کرتے رہتے ہیں۔

ایک بات اور بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنی ذات کو انبیاء سابقین کا موعود ٹھہرایا ہے۔ تو اس کا خود اپنی تصنیفات میں دعویٰ کیا ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کو اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ اور اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ اور ایسا نہیں ہوا۔ کہ آپ کے کسی متبع نے آپ کو موعود کل انبیاء ٹھہرایا ہو۔ لیکن اس کے برخلاف بہاء اللہ نے خود ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی پیشگوئی کو درج کر کے اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ پس اب ان کے متبعین کا دھنیگا مشتی سے چند پیشگوئیوں کو جو بہاء اللہ پر چسپاں بھی نہیں ہوتیں۔

پیران نمے پرند و مریداں مے پرانند

اور مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کا مصداق نہیں تو کیا ہے؟

اعتراض دوم۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں

"مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ شیطان سب نبیوں کے زمانہ میں اِدھر اُدھر پھدکتا پھرتا رہا۔ مگر میرے زمانہ میں قتل ہو گیا۔ کیونکہ میرے زمانہ میں اس کا قتل ہونا مقدر تھا۔ (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۲) کیا ہی اچھا شاعر از تخیل ہے۔ اس پر پوچھا گیا۔ کہ پھر دنیا میں گمراہی کیوں ہے؟ جواب ٹاں ٹاں فش" (اہلحدیث یکم فروری ۳۵ء)

جواب۔ شیطان کے آخری زمانہ میں قتل ہونے کے متعلق کافی بحث اخبار الفضل اور آپ کے اہلحدیث میں ہو چکی ہے۔ لیکن بار بار ایک مسئلہ کو تسلی و تشفی کے بعد دُہرانا سوائے اظہار بے بضاعتی کے اور کیا ہے۔ ہاں اگر آپ اس بات پر کہ "شیطان قتل ہوا یا نہیں" مزید بحث کرنا چاہتے ہیں ؎ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ یہ بتائیں۔ کہ شیطان کیا چیز ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اس کی کیا ماہیت ہے؟ وغیرہ ذلک۔ تاکہ آپ کو آپ کے مسلمات کی رو سے ملزم کیا جاوے۔ آپ اپنے دماغ میں ایک ذہنی اور فرضی شیطان بنائے بیٹھے ہیں۔ جو آپ کو قتل ہوتا نظر آتا نہیں۔ اور قتل ہو بھی کیونکر جبکہ وہ آپ کا فرضی اور ذہنی شیطان ہے۔ مگر وہ شیطان جس کا قتل ہونا مسیح موعود کے زمانہ میں مقدر تھا۔ وہ قتل ہو چکا۔ الّا اس قتل کو دیکھنے کے لئے آنکھیں درکار ہیں۔

دنیا میں گمراہی کا ہونا شیطان کی زندگی پر دلیل نہیں۔ کیونکہ شیطان کا قتل ہونا سیف و سنان کے ساتھ نہیں۔ بلکہ دلائل کے ساتھ ہے۔ پس جو شخص اب بھی حقیقت منکشف ہو جانے کے بعد شیطان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس میں شیطان کا قصور! فتدبر۔

اس کی ایک مثال بھی عرض کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقًا (بنی اسرائیل پ ۱۵)

کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ کیونکہ باطل بھاگنے والا ہی ہے۔ یعنی قرآن مجید کے آنے سے تمام ادیان باطلہ بھاگ گئے۔ کیا دنیا میں کوئی دین بجز اسلام نہیں۔ کیا دنیا میں باطل نہیں۔ باطل پرست نہیں۔ یقیناً ہیں۔ مگر دلائل کی رو سے بھاگ گئے ہیں۔

بعینہٖ اسی طرح شیطان بھی قتل ہو گیا ہے پس جو اَب شیطان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے ادیان باطلہ کے پرستار باوجود ان ادیان کے قتل اور ہلاک ہونے کے ان سے تعلق رکھتے ہیں۔

اعتراض سوم۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "بعض آیات قرآنیہ متعلقہ قیامت کو بہاء اللہ کے ظہور سے ملانا بالکل اس تاویل کے مشابہ ہے۔ جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

لہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرہ۔ اس (اللہ) کی حمد ہے اول اور آخر میں۔ اس میں اشارہ ہے دو احمدوں کی طرف اول ان میں کا احمد مصطفےٰ ہے۔ دوسرا احمد آخر الزمان ہے۔ جو مسیح اور مہدی خدا کی طرف سے آیا ہے۔ (یعنی مرزا) یہ نکتہ "رب العالمین" سے مستنبط ہوتا ہے۔ (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵)

کیا کوئی ہے۔ کہ قرآن میں ایسی نکتہ آفرینی کر سکے۔ جیسی یہ دونوں گروہ کر رہے ہیں۔ ایسی نکتہ آفرینی پر ہم ان دونوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ کوئی نیا قرآن بنائیں۔ جس میں ایسے باریک نکتے درج ہوں۔ مہربانی کرکے پرانے قرآن پر ہاتھ صاف نہ کریں۔ تو ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔"

(اہلحدیث ۸ر فروری ۱۹۳۵ء)

الجواب۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ ایڈیٹر بھائی میگزین نے آیات متعلقہ قیامت کو جبکہ ان کے ساتھ صریح قرائن موجود ہیں۔ کہ وہ قیامت سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ کیوں ان کی تاویل کی۔ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث جانیں یا ایڈیٹر صاحب بھائی میگزین۔ مگر اس میں جو یہ نیش زنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کی گئی ہے۔ کہ آپ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ فاضل امرتسری کو یہ جرأت نہیں پڑی۔ کہ جس طرح اس نے ان آیات کے متعلق جن کو ایڈیٹر بھائی میگزین نے درج کیا ہے بتایا ہے۔ کہ یہ بہاء اللہ پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ اس تفسیر اور استدلال کے متعلق جو حضرت اقدس نے کیا ہے۔ کوئی جرح کرتا۔ یا خلاف دلیل پیش کرتا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ فی الواقعہ یہ نکتہ جو "رب العالمین" سے مستنبط کیا گیا ہے۔ وہ فی الواقع صحیح ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ کو سورۂ فاتحہ میں "رب العالمین" نہیں کہا گیا۔ کیا عالم کا اول اور آخر نہیں۔ پس اگر ہے تو وہ کون ہے۔ جو ان میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا ہو۔ بجز آنحضرت صلعم کے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے تھے۔ اور نہ صرف آپ خود بلکہ ایک تعریف کرنے والوں کی جماعت بھی قائم کر دی۔ اور بجز حضرت مسیح موعودؑ کے وہ بموجب وعدہ واٰخرین منھم الخ کے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا اور حمد کو قائم کرنے والا ہے۔ اور کیا اسی نکتہ کی تائید قرآن مجید کی دوسری جگہ لہ الحمد فی الاولیٰ والاٰخرۃ سے نہیں ہوتی۔ پھر ان باتوں کے باوجود اس پر اعتراض کرنا اگر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی رہا۔ قرآن مجید سے نکتے نکالنا تو مولوی صاحب یہ نکتے نکلتے رہیں گے۔ اور اسی طرح نکلتے رہیں گے۔ جس طرح سمندر سے موتی نکلتے رہتے ہیں مگر ہاں نکتے نکالنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک شرط لگادی ہوئی ہے۔ جو لا یمسہٗ الا المطھرون کے الفاظ میں درج ہے۔ کہ اس سے صرف پاک لوگ ہی نکتے نکال سکیں گے۔ جن لوگوں کی زندگیاں پاک نہیں۔ وہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہیں گے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آپ خدا کے مسیح موعود کے مقابل پر قرآن مجید کی تفسیر نہ لکھ سکے۔ کیونکہ آپ سب میں وہ طہارت موجود نہ تھی کہ آپ کو اس کے حقائق و دقائق و معرفت پر اطلاع دیجاتی۔ اور یہی پیش کردہ "اعجاز المسیح" آپ کے خلاف ایک زندہ گواہ ہے۔

مولوی صاحب سُن رکھیں۔ یہ قرآن مجید حقائق و معارف سے بھرا پڑا ہے۔ یہود اور نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کے قصوں کی کتاب نہیں ہے۔ اگر آپ کا یہی خیال ہے۔ کہ یہ ایک محدود کتاب ہے۔ تو یہ غیر محدود زمانہ کے لئے نہیں ہو سکتا۔ غالباً آپ جیسے علماء نے ہی پہلے فتویٰ دیا تھا۔ کہ قرآن مجید کا غیر زبان میں ترجمہ کرنا کفر ہے۔ پس مولوی صاحب آپ ایسے عقائد سے باز آجاویں۔ ورنہ وہی آپ کا شعر آپ پر ہی صادق آجائیگا ؎

"کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نا خواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے"

احمدیت اسلام کا ایک فرقہ ہے } اس وقت بعض لوگوں نے یہ شور مچا رکھا ہے۔ کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے۔ کہ وہ کس طرح ان کو ملزم کر رہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب رقمطراز ہیں۔

"سارا زور مضمون نگار نے اس پر لگایا ہے کہ بہائی تحریک کے ماننے والے پروانوں کی طرح جان دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ مضمون نگار کو دنیا کے حالات سے شاید آگاہی نہیں اسلامی دائرے کے اندر دیکھنا ہو تو قادیانی اور آغاخانی سب سے بڑھ کر قربانی کرنے کے مدعی ہیں۔ بیرون اسلام آریہ اور رادھا سوامی مت والوں کو دیکھئے۔ کس قدر جان و مال فدا کر رہے ہیں۔ ہاں ہم یہ ماننے کو تیار ہیں کہ ایسا کرنے والے پکے راسخ العقیدہ ہیں۔"

(اہلحدیث ۱۵ر مارچ ۳۵ء ص۵)

گویا اللہ تعالیٰ نے سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم (یعنی ہم چاروں طرف اس کی صداقت کے نشان دکھائیں گے۔ اور ان کے خود نفسوں میں بھی) کے ماتحت یہ بھی ایک نشان ہے کہ خود ان کے مسلمہ لیڈروں اور علماء کے منہ سے نکلوا رہا ہے۔ کہ "قادیانی اسلامی دائرہ کے اندر ہیں۔"

چیلنج منظور } مولوی صاحب آخر میں رقمطراز ہیں

بہائی دین اور قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے بانی اپنے دعوے میں سچے ہوں۔ ودو لہ خرط القتاد"

(اہلحدیث ۱۵ر مارچ ۳۵ء ص۵)

مولوی صاحب آپ کا اصول بالکل درست ہے۔ اور آپ نے ان سطور میں بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر لازم ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پرکھیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ آپ کی راہنمائی کریں۔ پس آئیے۔ آپ کے گوش گذار ایک سہل طریق کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئے مامور و مرسل نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے ہزارہا اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل گذر چکے ہیں۔ اور آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ۔ مومنین پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقیناً آپ کے پاس وہ معیار ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ ان انبیاء پر ایمان لائے ہیں۔ پس سہل طریق فیصلہ یہ ہے۔ کہ آپ وہ معیار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جو تمام انبیاء پر صادق آئے ہوں۔ اور تمام انبیاء کی صداقت بلا استثنائے احدے ان سے ثابت ہوتی ہو۔ آپ آئندہ اشاعت سے انہیں درج کرنا شروع کر دیں۔ میں بفضلہ تعالیٰ انہی معیاروں کی رو سے حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کا منجانب اللہ ہونا ثابت کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ ؛

(چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

۳۳ مئی کو الحکم کا خاص نمبر شائع ہوگا

چونکہ ۲۶ مئی ۳۵ء کو ہر جگہ تحریک جدید کے متعلق جلسے ہونگے اس تقریب کیلئے دفتر الحکم کی طرف سے ایک خاص نمبر شائع کیا جائیگا۔ جس میں سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر بحث ہوگی۔ اور علاوہ ازیں تحریک جدید کے متعلق بھی چند صفحات خاص کر دیئے جائیں گے۔ موجودہ فتنے میں ایسے نمبر کی عام اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ احباب خرید کر غیر احمدی پبلک میں مفت تقسیم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

پچاس سے اوپر کاپیاں خریدنے والوں کو ۱۲/۸ سینکڑہ کے حساب سے اور پچاس سے کم کو ۱۳/۰ سینکڑہ کے حساب سے پرچے مل سکیں گے۔

آرڈر دینے والے احباب قیمت نقد ادا کریں ۱۶ مئی تک آرڈر بک کئے جائیں گے۔ اسکے بعد کے آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ آرڈر کے ہمراہ قیمت نقد آنی چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی ؛ خط و کتابت و ترسیل زر بنام ایڈیٹر الحکم قادیان۔

احمدی مشن!

معیار الصادقین!

(۷)

(از میاں شمس الدین صاحب بھاگل پوری)

دسواں معیار {هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله} (سورۃ صف ع ۲) وہی ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے۔

یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے۔ کہ یہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔ چنانچہ حدیث میں بھی ہے۔ کہ ادیان باطلہ پر اسلام کا غلبہ مسیح موعودؑ ہی کے وقت میں ہوگا۔ (ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸) جس قدر اولیاء اور ابدال حضرت مرزا صاحب سے پہلے گذرے ہیں۔ کسی نے بھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ اس پیشگوئی کا مصداق میں ہوں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کو قرآنی آیت الہام ہوئی۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله

(براہین احمدیہ)

آپ فرماتے ہیں۔ کہ مجھکو اس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے۔ کہ تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی۔ یہ آپ کا دعویٰ تھا۔ آؤ اب دیکھیں کہ کیا اس معیار پر آپ صادق اترتے ہیں۔ یا نہیں۔

۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور جلسہ مذاہب (مہوتسو) قائم کیا گیا۔ اور تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی گئی۔ کہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ ہر مذہب اور فرقہ کی طرف سے بڑے بڑے مولوی۔ عالم۔ مقرر۔ اسلام اور غیر مذاہب کی طرف سے آئے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا مضمون سنایا۔ وہ دن ایک خاص معرکہ کا دن تھا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود کے مقابل دیگر تمام علماء کی علمی قابلیت کا مظاہرہ کرنا تھا۔ اس روز علم کلام کی حقیقت آشکار ہونی تھی۔ تمام غیر مذاہب پر اسلام کے غالب آنے کا دن تھا۔ چنانچہ ہر مذہب و فرقہ کے نمائندہ نے اپنا مضمون سنایا۔ اور حضرت مرزا صاحب کا مضمون بھی سنایا گیا۔ اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کی تقریر کے وقت ہر ایک فرقہ کے وکیل کو طوعاً و کرہاً اقرار کرنا پڑا۔ کہ بے شک دین اسلام اپنی خوبیوں کے ساتھ ہر ایک مذہب سے بڑھا ہوا ہے۔ اور اعلان کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مضمون غالب رہا۔

حضرت مرزا صاحب نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ میرا خدا مجھکو خبر دیتا ہے۔ کہ تیرا مضمون غالب رہے گا۔ اس پیشگوئی کا اعلان قبل از وقت اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ کر دیا گیا۔ چنانچہ دشمن سے دشمن کو اقرار کرنا پڑا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مضمون غالب رہا۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور تمام دینوں پر آپ غالب آئے۔ آپ نے دلائل و براہین کی وہ تلوار اپنی جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عطا کی۔ کہ دشمن مولوی بھی مانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی جماعت ہی ایک جماعت ہے۔ جس نے ساری دنیا میں اشاعت اسلام کا جھنڈا قائم رکھا ہے۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کی تحریروں سے ہر ایک فرقہ پر اتمام حجت کی۔ ہنود کے مقابل پر براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ آریہ دھرم۔ شحنہ حق وغیرہ لکھیں۔ جن سے ہر ایک طالب حق پر بخوبی کھل گیا۔ کہ موجودہ ہندو مذہب جس کی بنیاد پر بنا قرار دیگئی ہے۔ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ وہ ایسے خلاف حق عقائد کا مجموعہ ہے جن میں نہ خدا تعالیٰ کی عزت عظمت اور قدرت کا کچھ پاس کیا گیا ہے۔ نہ انسانی طہارت اور پاکیزگی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان کتابوں میں دلائل خود آریوں کے مسلمات سے دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح آپ نے عیسائیوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے براہین احمدیہ۔ نور القرآن۔ نور الحق وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ عیسائیوں میں خون مسیح اور کفارہ کا مسئلہ ایسا غلط ہے۔ کہ کوئی دانشمند اور منصف انسان خدا کا خوف رکھتے ہوئے ان پر ایمان نہیں لا سکتا۔ اسی طرح سکھوں پر بھی حجت پوری کر دی گئی۔ چنانچہ آپ نے سرت بچن کتاب لکھی جس میں ثابت کیا ہے۔ کہ بابا نانک صاحب دراصل مسلمان تھے۔ اور ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کا دل غیر کی محبت اور اُنس سے پاک کیا جاتا ہے۔ اور ان کا چولہ جس کو آپ پہنتے تھے۔ اب تک ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔ جس پر قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور موٹی قلم عربی زبان میں لکھا ہوا ہے۔ کہ بجز اسلام کے اور تمام دین باطل ہیں۔ اب اس سے زیادہ بابا صاحب موصوف کے اسلام پر اور کیا گواہی ہوگی۔ وہ خود اپنے چولہ کی تحریر میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ زمین پر صرف اسلام ہی مذہب ہے۔ جو سچا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ آپ نے یہ بھی ثابت کر دیا۔ کہ بابا صاحب اہل اسلام کی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک دو حج بھی کئے۔ ملتان میں ایک بزرگ کی قبر پر چالیس دن تک چلہ میں بیٹھے۔ آپ نے سکھوں کی کتابوں سے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ بابا صاحب لوگوں کو نماز کے لئے نصیحت کرتے تھے۔

پھر آپ نے اعلان کیا۔ کہ آسمانی برکات صرف اسلام ہی میں پائی جاتی ہیں۔ اور دنیا میں کوئی مذہب نہیں۔ کہ ان نشانوں میں اسلام کا مقابلہ کر سکے۔ اس بات کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرنے کے لئے مجھے مامور کیا ہے میں یقین سے کہتا ہوں۔ کہ ہندوؤں۔ عیسائیوں سکھوں۔ غرض دنیا کے کسی مذہب کسی فرقے سے ایک بھی نہیں کہ جو آسمانی نشانوں اور برکتوں میں ہمارا مقابلہ کر سکے۔ زندہ مذہب وہی مذہب ہے۔ جو آسمانی نشان ساتھ رکھتا ہو۔ اور کامل امتیاز کا نور اس کے سر پر چمکتا ہو۔ سو وہ اسلام ہے۔ میری سچائی کے لئے یہ کافی حجت ہے۔ کہ میرے مقابلہ پر کسی قوم کو قرار نہیں۔ اب جس طرح چاہو اپنی تسلی کر لو۔ میرے ظہور سے وہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔ جو براہین احمدیہ میں قرآنی منشاء کے موافق تھی۔ کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔

اب چاہو قبول کرو۔ یا انکار ہمارا کام سمجھانا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر ہم نے قرآن شریف کے وہ معیار پیش کئے جن سے کسی نبی کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

اب دو ہی راستے ہیں۔ یا تو حضرت مرزا صاحب کو مان کر اپنی عاقبت درست کرو۔ اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں آجاؤ۔ یا ان سب معیاروں کا انکار کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی انکار کر دو۔

بالآخر ہم تمام حق پسند اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان محولہ بالا معیاروں پر غور کریں اور سوچیں۔ کہ آیا ان سے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے یا نہیں اگر وہ غور کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مرزا صاحب قرآن مجید کے معیاروں کے ماتحت بالکل سچے ہیں۔ ان حالات میں ہر شریف اور سعادتمند انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ آپ پر ایمان لائے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرے۔ دنیا میں حق کی مخالفت ہمیشہ ہوتی رہی۔ پس مخالفت کو دیکھ کر اپنے قدم کو پیچھے نہ ہٹاؤ۔ بلکہ آگے بڑھو۔ اور زمین و آسمان کے خدا کے اس مصلح کو قبول کرو۔ جسے خدا نے مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا اور جسے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام بھیجا۔ اور یقین رکھو۔ کہ صادق آ چکا۔ اب کسی اور مسیح کی تلاش عبث اور بے سود ہے۔ کیونکہ جو ایک دفعہ آکر فوت ہو چکا۔ وہ دوبارہ کیونکر آسکتا ہے ؎

وہ آیا جس کی آمد دیکھنے کو
نگاہِ شوق سوئے آسماں ہے
مسیح وقت آیا قادیاں میں
جبھی تو قادیاں دار الاماں ہے

درخواست دعا احباب کرام کی خدمت میں نہایت عاجزانہ دست بستہ عرض ہے۔ کہ بندہ ایک بہت بڑے لمبے عرصہ سے مشکلات میں جکڑا ہوا چلا آرہا ہے جن کی وجہ سے ہر قسم کی روحانی و جسمانی دینی و دنیاوی ترقیات سے محروم ہے۔ اور ان مشکلات کو سوائے خداوند تعالیٰ کے کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اسلئے خاکسار کے حق میں دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام۔ (عاجز محمد سلطان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لاہور کا حضرت مسیح موعودؑ

کے فرمان سے صریح انکار

کیا غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی بیعت کی ہوئی ہے

یا صریح طور پر نفاق سے کام لیا جارہا ہے؟

ناظرین فاروق کی خدمت میں چند ایک ذیل کے حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ استدعا ہے کہ از راہِ خدا تعصب کو پانچ منٹ کیلئے دور کرکے غور فرماویں۔ کیا غیر مبایعین لاہور واقعہ میں حضرت مسیح موعود کی کامل بیعت کرنیوالے کہلانے کے مستحق ہیں۔ مجھے تو واللہ شرم آتی ہے کہ اپنے ہی بچھڑے ہوئے بھائیوں کے متعلق کوئی اظہار خیال کروں۔ لیکن بوجہ ہمدردی فطرتاً مجبور ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا کرے ہمارے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے پیارے بھائی جلد آہم آغوش ہوں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور چمکتا ہوا نشان ظہور پذیر ہو۔ آمین۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ولادت مسیح ناصریؑ بن باپ

"حضرت مسیحؑ کا بن باپ پیدا ہونا ایک بڑے بھاری بھید پر دلالت کرتا تھا۔ اور وہ یہ کہ خدا اسے مرد کی طرف سے سلسلہ بنی اسرائیل میں نبی لانا ترک کر دیا اور صرف ماں کی نسبت میں سے مسیح بنی اسرائیل کہلایا۔" (الحکم ۱۰/۱۷ جون ۱۹۰۲ء نمبر ۱۹ جلد ۶)

تحریرات مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لاہور

(۱) "پس یہ تمام امور اس بات پر دلیل ہیں۔ کہ قرآن کریم حضرت عیسےٰؑ کی پیدائش بن باپ بیان نہیں کرتا۔" (بیان القرآن جلد اول صفحہ ۳۱۵ حاشیہ) (۲) "حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں داخل نہیں عیسائیت کا اصول ہے۔"

(بیان القرآن جلد اول صفحہ ۳۱۲ مرزا حاشیہ)

میرے خیال میں اب مزید تشریح کی ضرورت ہی نہیں حضرت مسیح موعودؑ کیا صاف الفاظ میں حضرت مسیح ناصریؑ کا بن باپ پیدا ہونا بیان فرما رہے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ایسے عقیدہ کو قرآن کریم کے بیان کے خلاف خیال فرماتے ہیں۔ ایسے عقیدہ کو اسلامی عقائد میں داخل نہیں فرماتے۔ بلکہ وہ اس کو عیسائیت کا اصول قرار دیتے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں انکی نگاہ میں چونکہ حضرت مرزا صاحبؑ حضرت مسیحؑ کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل ہیں۔ اس لئے آپ کا یہ عقیدہ (نعوذ باللہ) ایک تو قرآن کریم کے بیان کے خلاف ہے۔ دوسرے اسلامی عقائد میں داخل نہیں تیسرے اگر آپ یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ اور ضرور رکھتے تھے۔ تو گویا آپ (نعوذ باللہ) خصوصاً اس اصول میں عیسائی تھے۔ اب ذرا غور فرمائیے کس قدر اختلاف ہے۔ اور کسقدر دیدہ دلیری ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے صریح مخالفت کی جارہی ہے۔ محض اس لئے کہ انجمن احمدیہ قادیان سے علیحدگی کی کوئی بنیاد پیش کرسکیں۔ اللہ اللہ کس قدر حوصلہ ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب اپنی تصنیف مبارک اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰ حاشیہ پر فرماتے ہیں۔

"یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قدیر فرماتا ہے۔ کہ خدا کی نصرت اسی سے وابستہ ہے۔ کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی نہ رہے۔"

پھر آگے حاشیہ صفحہ ۳۷ پر فرماتے ہیں۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

پس چونکہ مسئلہ ولادت حضرت مسیح کے بارہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے صریح نفاق سے کام لیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے فیصلہ کو قبول نہیں کیا تو کیا ہم ذیل کے نتائج نکالنے پر حق بجانب نہ ہونگے۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود کو دلسے قبول نہیں کیا۔

(۲) " " " نے حضرت مسیح موعود کی دل سے اطاعت نہیں کی۔

(۳) " " " نے ولادت حضرت مسیح بن باپ کے تنازعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے فیصلہ کو اعلانیہ تسلیم نہیں کیا۔

(۴) " " " میں نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری پائی جاتی ہے۔

(۵) " " " حضرتؑ مسیح موعود کی جماعت میں سے نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے آپکی باتوں کو جو انہیں خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھا۔

(۶) مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین کی آسمان پر کوئی عزت نہیں۔

غرض مولوی صاحب و دیگر غیر مبایعین کا یہ دعویٰ ہے کہ اس مسئلہ میں حضرت مسیح موعود کا فیصلہ قرآن کریم کے (نعوذ باللہ) خلاف ہے۔ واللہ باللہ یہ ایک ایسا حوصلہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی حقیقی بیعت کا دعویٰ کرنے والا ایسے صریح نفاق کی استطاعت نہیں رکھ سکتا۔ خدا کرے بچھڑی ہوئی بھائی جلد راہِ راست پر آجائیں۔ آمین۔

خاکسار حبیب احمدؐ آف لچھمن (کشمیر)